رسائل و مسائل

کیا آج غیر مسلم ممالک سے ہجرت لازم ہے

مولانا عبد المالک صاحب، منصورہ، لاہور

سوال: میں آپ کو ایک اہم مسئلہ پر تکلیف دے رہا ہوں اور آپ سے پوری امید کرتا ہوں کہ آپ اس مسئلہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا جواب جلد اور ضرور دیں گے۔ اس معاملہ میں آپ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم کی جگہ لینے والے عالم سے بھی رائے ضرور لیں گے۔

مسئلہ یہ ہے کہ میں کئی سالوں سے یہاں امریکہ میں مقیم ہوں۔ حال ہی میں میں مولانا کی تفسیر پڑھ رہا تھا۔ اس تفسیر میں سورۃ النساء کے رکوع نمبر ۱۲ اور ۱۴ میں یہ بات مجھ پر آشکارا ہوئی کہ ایک مسلمان کا ایک غیر اسلامی ملک میں رہنا حرام ہے۔ پھر سورۃ انفال کے آخری رکوع میں بھی یہ بات واضح ہے کہ جب اسلامی مملکت موجود ہو تو ایک مسلمان کا غیر اسلامی ملک میں رہنا حرام ہے، جہاں پر اللہ اور اس کے رسولؐ کے قانون کی خلاف ورزی کی جاتی ہو۔ اس بارے میں مولانا نے بھی اپنی تفسیر میں کافی کچھ لکھا ہے، لیکن ذہن میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایسی بات ہے کہ پھر اتنے مسلمان غیر اسلامی ملکوں میں کیوں رہ رہے ہیں۔ ان مسلمانوں میں بڑے بڑے علماء کرام بھی شامل ہیں۔ پھر مولانا مرحوم کے صاحبزادے بھی امریکہ میں مقیم رہے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری اس

مسئلہ میں قرآن پاک اور حدیث پاک کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں اور اگر آپ کے خیال میں یہاں پر رہنا جائز ہے اور اس بارے میں کوئی قرآنی آیت اور حدیث کا حوالہ ضرور تحریر فرمائیں۔

میں پاکستان کا باشندہ ہوں اور وہاں پر واپس آکر رہ بھی سکتا ہوں۔

آپ سے ایک بار پھر درخواست کرتا ہوں کہ آپ میرے اس مسئلہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے میرے اس خط کا جواب جلد دیں گے تاکہ مجھے فیصلہ کرنے میں مزید تاخیر کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جواب:۔ کسی غیر اسلامی ملک میں وقتی طور پر کاروبار یا ملازمت کے لیے یا دعوت و تبلیغ کے لیے رہنا جائز ہے بلکہ بعض اوقات ضروری بھی ہو جاتا ہے۔ البتہ ایسے شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی وابستگی اہل اسلام اور اسلامی ملک کے ساتھ ہی رکھے۔ اور مستقل شہریت بھی اسلامی ملک ہی کی رکھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت اسلامی ممالک میں اسلامی نظام نافذ نہیں ہے جس وجہ سے کہا جا سکے کہ "دارالکفر سے دارالسلام کی طرف ہجرت ضروری ہے"۔

آگے چل کر اگر حالات نے تقاضا کیا کہ کافر ممالک میں پھیلے ہوئے مسلمان دارالاسلام کی طرف ہجرت کر کے آجائیں اور دنیائے کفر کا یکجا ہو کر مقابلہ کریں تو ایسے حالات میں دوبارہ ہجرت فرض ہو جائے گی، لیکن فی الحال ہجرت فرض نہیں ہے یعنی دارالکفر سے دارالمسلمین کی طرف ہجرت فرض نہیں ہے البتہ کفر و شرک اور معصیت سے اسلام اور نیکی و تقویٰ کی طرف ہجرت تو بہرحال فرض ہے۔

ہاں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اگر دارالکفر میں ایک انسان اپنے اور اپنے اہل و عیال کے ایمان کو نہ بچا سکتا ہو تو پھر دارالکفر میں اقامت اختیار کرنے کا خطرہ مول نہ لے۔

واضح رہے کہ دارالکفر میں صحیح شعور رکھنے والے مسلمان کے لیے بنیادی وجہ جواز اقامت صرف سعی دعوت و اصلاح ہوتی ہے۔ اس سعی و دعوت کے جب تک دروازے بالکل بند اور